سوال

(67) چار ماہ بعد حمل ساقط ہو جائے تو کیا اس کی نمازِ جنازہ پڑھنی چاہیے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چار ماہ پورے ہونے کے بعد اگر حمل ساقط ہو جائے تو کیا اس کی نمازِ جنازہ پڑھنی چاہیے؟ کیونکہ چار ماہ پورے ہونے کے بعد روح ڈال دی جاتی ہے۔ (شیخ عبداللہ۔ سنت نگر، لاہور) (۱۷ مئی ۲۰۰۲ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ ہذا میں اختلاف ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ ایسی صورت میں نمازِ جنازہ پڑھنی چاہیے چنانچہ ''مسند احمد''میں بسند حسن حدیث میں ہے:

'اَلسِّقطُ یُصَلّٰی عَلَیهِ۔'

''اسقاط والے بچے کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔''

دوسری بات یہ ہے کہ یہ مسلمان کی میت ہے۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'اَلْقَولُ بِعَدمِ الصَّلَاةِ عَلَی السِّقطِ ضَعِیفٌ وَالصَّوَابُ شَرِیعَةُ الصَّلَاةِ عَلَیهِ اِذَا سقط بعد نَفخِ رُوحٍ فِیهِ وَکَانَ مَحکُومًا بِاسلَامِه لَانه میت مسلم فشرعت الصلاة عَلَیهِ کَسَائِرِ مَوتَی المُسلِمِینَ' (حاشیہ فتح الباری: ۲۰۱/۳)

''مولود قبل از وقت کی نمازِ جنازہ پڑھنے کا قول ضعیف ہے۔ درست بات یہ ہے کہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا مشروع ہے۔ جب کہ وہ روح پھونکے جانے کے بعد پیدا ہوا ہے، وہ مسلمانوں کے ہاں مسلمان ہی پیدا ہوا ہے۔ لہٰذا دوسری مسلمان میتوں کی طرح اس پر بھی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:126

محدث فتویٰ